

فلسفی نوکر

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص اپنے بہت پیارے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر کسی شہر کی سرائے میں آیا۔ اس کے ساتھ اس کا نوکر بھی تھا۔ شام کے کھانے سے فارغ ہو کر سوتے وقت مالک نے اپنے نوکر سے کہا۔ ”اے عزیز ناچیز! سننے میں آیا ہے کہ اس شہر کے چور بڑے بے درد اور چوری کرنے میں نہایت دلیر ہیں۔ سو تو ایک کام کر۔ تو شوق سے پاؤں پھیلا کر سو جا، میں اپنے اس قیمتی اور تیز رفتار گھوڑے کی خود نگہ رانی کروں گا۔“



اپنے آقا کی یہ بات سن کر نوکر نے جواب دیا۔

”اے میرے مالک! یہ تو نہایت بے ہودہ بات ہوگی کہ آقا تو تمام رات جاگے اور دوپیسے کا نوکر ساری رات آرام سے سوئے، نہ صاحب یہ نہیں ہوگا، آپ اطمینان سے آرام فرمائیے، اور آپ کا یہ ناچیز نوکر ساری رات جاگ کر گھوڑے کی نگرانی اور پاسبانی کرے گا۔ گھوڑے کی طرف سے آپ اطمینان رکھیے۔“

نوکر کی یہ بات سن کر مالک کو اطمینان ہوا اور وہ آرام سے سو گیا۔ ایک پہر رات کے بعد آقا کی آنکھ کھلی تو



اس نے نوکر سے پوچھا۔

”کیوں بھی! کیا کر رہے ہو؟“

”میرے مالک!“ نوکر نے جواب دیتے ہوئے کہا ”اس وقت یہ غلام سوچ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو

پانی پر کیوں ٹھہرا رکھا ہے؟“

نوکر کا یہ جواب سن کر مالک نے کہا۔

”اے بے خبر! مجھے ڈر ہے کہ تو یوں ہی واہی بتا ہی سوچتا رہا تو تیری اس بے خبری سے فائدہ اٹھا کر چور

ہمارا مال اسباب نہ چرا لے جائیں۔“

نوکر نے جواب دیا۔

”اجی ان کی کیا مجال ہے۔ آپ بے فکر رہیے اور اطمینان سے سو جائیے۔“

آقا بے چارہ یہ تسلی آمیز بات سن کر پھر سو گیا۔ آدھی رات کے بعد پھر اس کی آنکھ کھلی اور پوچھا۔

”اے باخبر! اب کس فکر میں ہے؟“

نوکر نے جواب دیا۔

”اے خداوند! اب میں یہ سوچ رہا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے یہ لمبا چوڑا اور بے کنار آسمان بغیر ستونوں کے

کس طرح کھڑا کر رکھا ہے اور کیل گاڑنے میں زمین کی مٹی کہاں غائب ہو جاتی ہے؟“

نوکر کی یہ واہیات بات سن کر آقا نے کہا۔

”اے بے خبر! تیری اس بے خبری سے مجھے خوف ہے کہ کوئی میرا گھوڑا اڑا کر نہ لے جائے۔ اچھا! ایک کام

کر، اگر تیرا جی سونے کو چاہے تو سو جا۔“

نوکر نے پھر وہی جواب دیا۔

”خداوندِ نعمت! آپ اطمینان رکھیے! میں پوری طرح خبردار اور ہوشیار ہوں۔“ مالک بے چارہ پھر سو گیا۔

تین پہر رات کے بعد پھر اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ پھر اس نے پوچھا۔

”کیوں بھی! کیا خبر ہے؟“

اس بار نوکر نے جواب دیا۔

”خداوندِ نعمت! اب میں سوچ رہا ہوں کہ اونٹ کے پیٹ میں گولیاں کون باندھتا ہے اور کیلے کے پتوں

پر خود بہ خود استری کس طرح ہو جاتی ہے؟“



غرض کہ مالک بے چارہ پھر نوکر کی باتوں میں آکر بے فکری سے سو گیا، اور جب چار گھڑی شب باقی تھی تو ایک بار اس کی آنکھ پھر کھلی۔ اس نے نوکر سے اب کے پوچھا۔

”کیوں بھئی! اب کیا خبر ہے؟“

نوکرنے جواب دیا۔

”خداوندِ نعمت! بعض چور بھی بہت دانش مند اور اپنے کام میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے

کہ ایسا ہی کوئی منہ زور چور سرنگ لگا کر گھوڑا لے اڑا۔“

مالک نے بڑی بے بس نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

”کیا کہا؟ چور گھوڑا لے اڑا؟ پھر تم یہاں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو؟“

نوکرنے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔

”خداوندِ نعمت! آپ کا یہ غلام ناکام اس فکر میں ہے کہ گھوڑا چوری ہو جانے کے بعد اس کی زین اور خوگیر

آپ کو اپنے سر پر رکھنا پڑے گا یا مجھ کو اپنے سر پر لا کر لے چلنا ہوگا۔“

یہ وحشت اثر خبر سن کر آقا کے ہوش اڑ گئے۔ اس نے اس بے وقوف نوکر کو بہت سخت سست سنائی۔ گھوڑا

چوری ہو جانے کا اُسے بے حد افسوس ہوا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا ’جب چڑیاں جگ گئیں کھیت۔‘

(لوک کہانی)

معنی یاد کیجیے

فلسفی	:	عقلمند، ہر وقت سوچ میں گم رہنے والا
سرائے	:	مسافر خانہ
فارغ ہونا	:	فرصت پانا
پاسبانی	:	رکھوالی، چوکیداری
ستونوں	:	ستون کی جمع، کھمبا، لاٹ
شب	:	رات
سنجیدگی	:	بردباری، متانت، رکھ رکھاؤ
دانش مند	:	سمجھ دار، ذہین
زین	:	گھوڑے کی کاٹھی
خوگیر	:	گھوڑے کی گدی جو کاٹھی کے نیچے پسینہ جذب کرنے اور اس کی پیٹھ نہ چھلنے کی غرض سے رکھی جاتی ہے

سوچیے اور بتائیے۔

1. مالک نے نوکر سے کیا کام کرنے کو کہا؟
2. مالک کے بار بار پوچھنے پر نوکر کیا جواب دیتا تھا؟
3. فلسفی نوکر آسمان کے بارے میں کیا سوچ رہا تھا؟
4. تین پہر رات سے پہلے مالک کیوں اطمینان سے سو گیا؟
5. گھوڑا کس طرح چوری ہوا؟
6. گھوڑا چوری ہونے کے بعد آقا پر کیا گذری؟
7. آقا نے نوکر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. اس کے ساتھ اس کا _____ بھی تھا۔
2. اس شہر کے چور بڑے _____ اور چوری کرنے میں نہایت _____ ہیں۔
3. اپنے اس قیمتی اور _____ گھوڑے کی خود نگہبانی کروں گا۔
4. ناچیز نوکر ساری رات جاگ کر گھوڑے کی نگہبانی اور _____ کرے گا۔
5. آپ بے فکر رہیے اور _____ سے سو جائیے۔
6. آسمان بغیر _____ کے کس طرح کھڑا کر رکھا ہے اور کیل _____ میں زمین کی مٹی کہاں غائب ہو جاتی ہے۔

نیچے دیے گئے جملوں کو صحیح ترتیب سے لکھیے۔

1. بعض چور بھی دانش مند اور اپنے کام میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔
2. غرض کہ مالک بے چارہ پھر نوکر کی باتوں میں آکر بے فکری سے سو گیا۔
3. اگر تیرا جی سونے کو چاہے تو سو جا۔
4. مجھے ڈر ہے کہ تو یوں ہی واہی تباہی سوچتا رہا تو تیری اس بے خبری سے فائدہ اٹھا کر چور ہمارا مال اسباب نہ چرا لے جائیں۔
5. تو شوق سے پاؤں پھیلا کر سو جا۔
6. آقا تو تمام رات جاگے اور دو پیسے کا نوکر ساری رات آرام سے سوئے۔
7. ایسا ہی کوئی منہ زور چور سرنگ لگا کر گھوڑا لے اڑا۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

شخص مالک دلیر نگہبانی آقا اطمینان غلام آسمان

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

نوکریں شام دلیر آرام خواب
فائدہ لمبا زمین ناکام بے وقوف

واحد سے جمع بنائیے۔

گھوڑا شہر نوکر عزیز پیسے طرف آنکھ اونٹ

عملی کام

- اس سبق سے اپنی پسند کے پانچ جملے لکھیے۔
- اس کہانی کو اپنے لفظوں میں لکھیے۔

غور کرنے کی بات

- سبق کے آخر میں جملہ ہے ”جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت“ یعنی وقت رہتے ہمیں اپنے کام کو پوری محنت سے کرنا چاہیے ہمیں اپنے عمل پر پورا دھیان دینا چاہیے مراد یہ ہے کہ ہمیں غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ کسی چیز کے کھوجانے کے بعد چاہے ہم کتنا بھی افسوس کریں مگر وہ چیز دوبارہ نہیں مل سکتی۔